بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

جماعت کی ترقی اور دشمن کی تباہی دعاؤں سے ہونی ہے انشاء اللہ
اس لئے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالتے ہوئے
اپنے اندر تقویٰ پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 23 ردسمبر 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت احمدیہ کی مخالفت اور افراد جماعت پر مخالفین جماعت کی طرف سے کئے جانے والے مظالم کوئی نئی چیز نہیں ہے اور نہ ہی انبیاء کی جماعتوں کی مخالفت کوئی نئی بات ہے۔ سب شیاطین اکٹھے ہو کر یہ مخالفت کرتے ہیں۔ علماء اور لیڈر عوام الناس کے سامنے عجیب وغریب قسم کی باتیں انبیاء اور ان کے ماننے والوں کی طرف منسوب کر کے بیان کرتے ہیں انہیں بھڑکاتے ہیں۔ نفرتوں کی آگیں سلگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بیان کر کے واضح فرمادیا کہ ہر رسول کی مخالفت ہوتی ہے۔ کوئی نبی نہیں جس کی مخالفت نہ ہوئی ہو۔ انبیاء سے استہزاء بھی کیا جاتا ہے ان کے کاموں میں روکیں ڈالنے کی شیطان کوشش بھی کرتا ہے۔ تو یہ کوئی نئی چیز نہیں جس کا جماعت احمدیہ کو سامنا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس بات کو بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتا ہے کہ **و کذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا۔**

اور ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے سرکشوں کو اس طرح ہر ایک نبی کا دشمن بنا دیا تھا۔ ان میں سے بعض بعض کو ملمع کی ہوئی باتیں دھوکہ دیتے ہوئے وحی کرتے ہیں۔ یعنی دھوکے والے خیالات لوگوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی یہ بات آج بھی سچ ہے یہ سرکش علماء دین کے نام پر دھوکہ دیتے ہیں اور دھوکہ دیتے ہوئے عوام الناس کو بھڑکاتے ہیں اور بعض لیڈر بھی ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کی طرف ایسی باتیں منسوب کی جاتی ہیں جن کا کوئی وجود ہی نہیں حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔ اسی طرح دوسری باتیں بھی یہ لوگ جو جماعت کے بارے میں کرتے ہیں یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا استہزاء کرتے ہیں یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں کہ انبیاء کے ساتھ یہی کچھ ہوتا ہے۔ جھوٹ بھی ان پہ بولا جاتا ہے ان کا استہزاء بھی کیا جاتا ہے مذاق بھی اڑایا جاتا ہے۔ پس ایک ایمان پر قائم احمدی کے لئے یہ مخالفت اور ہمیں تکالیف دینا ایک حقیقی سچے احمدی کے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتا ہے لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اب ہم احمدیوں پر ظلم کی انتہا ہو گئی ہے اور اب ہمیں سختی کا جواب سختی سے دینا چاہئے۔ کتنا عرصہ ہم تکلیفیں برداشت کریں گے۔ چاہے ایک دو چند ایک ہوں۔ بعض ایسے نوجوانوں کے ذہنوں کو زہر آلود کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے مطالبات منوانے کے لئے اور اپنی آزادی کے لئے دنیاوی طریق اختیار کرنے چاہئیں۔ یہ جہالت کی باتیں ہیں اور انتہائی غلط سوچ ہے۔ یا تو ایسے لوگ جذبات میں آکر یہ بھول گئے ہیں کہ ہماری بنیادی تعلیم کیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ اپنی جماعت کو ان سختیوں اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے کیا نصائح فرمائی ہیں آپ نے یا پھر ہمدرد بن کر ایسے لوگ جماعت میں تفرقہ پیدا کرنا چاہتے ہیں جوں جوں جماعت بڑھتی ہے مخالفین مختلف ذریعوں سے حملے کرتے ہیں مختلف طریقے آزمائے جاتے ہیں ہوسکتا ہے یہ بھی ایک طریقہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فتح و

نصرت اور ترقی کے وعدے کئے ہیں لیکن سختی کا جواب سختی سے دینے سے نہیں بلکہ پیار اور محبت اور دعاؤں کی طرف توجہ کرنے سے اور یہی بات آپ علیہ السلام نے ہمیں بار بار سمجھائی ہے کہ جماعت کی ترقی اور دشمن کی تباہی دعاؤں سے ہونی ہے۔ انشاء اللہ۔ اس لئے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالتے ہوئے اپنے اندر تقویٰ پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو۔ مسیح موعود نے تو امن کا شہزادہ بن کر آنا تھا اور آیا۔ آپ نے تو اپنے ماننے والوں کو پہلے دن سے ہی کہہ دیا تھا کہ میرے راستے آسان راستے نہیں ہیں ان میں بڑی سختیاں ہیں یہاں جذبات کو بھی مارنا ہوگا اور جانی و مالی نقصان کو بھی برداشت کرنا ہوگا اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت اس راہ میں ہر قسم کی قربانی کرتے چلے جا رہے ہیں اور جیسا کہ میں نے گذشتہ خطبوں میں ذکر بھی کیا تھا کہ مجھے لکھتے ہیں کہ دشمن کے حملوں سے ہم ڈرتے نہیں ہمارے ایمان پہلے سے مضبوط ہو رہے ہیں لیکن اگر کوئی ایک آدھ شخص بھی ایسی بات کرے جو جماعتی تعلیم کے خلاف ہے تو فتنہ پیدا کرنے والی بات ہے اور دشمن کو اپنے خلاف مزید مخالفت کا موقع دینا ہے خاص طور پر جب کہ ایسی باتیں واٹس ایپ پر یا ٹوئٹر پہ یا فیس بک پہ یا کسی اور ذریعہ سے جائیں۔ پس ہم تو اس تعلیم پر عمل کرتے آئے ہیں کہ مخالفین کے ظلم اور بربریت کے مقابلہ پر ہم نے ظلم و بربریت نہیں دکھانی۔ ویسے اظہار ہم نے نہیں کرنے اور نہ ہی حکومتوں سے ہم نے ہتھیاروں سے مقابلہ کرنا ہے۔ ہمارا مقابلہ دعاؤں کے ہتھیار سے ہے جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کے پیار کو حاصل کرنا ہے تو دشمن کے حملوں اور زیادتیوں کا جواب اس طرح نہیں دینا بلکہ صبر اور دعا سے کام لینا ہے تبھی ہم کامیابیوں کو دیکھیں گے چنانچہ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جبکہ دین سے جاری ہے۔ ہر یک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنے خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابلے پر تمسخر کی بات کرو یا گالی کے مقابلے پر گالی دو کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

پس ہم نے تو اس تعلیم پر عمل کرنا ہے اور اس ہدایت پر چلنا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی ہے۔ ہم نے گالیوں کا جواب نہ گالی سے دینا ہے نہ فساد کا جواب فساد پیدا کر کے دینا ہے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر دینا ہے اور پھر پاکستان اور مسلمان ممالک میں تو اگر جائز طور پر بھی اپنا دفاع کریں تو اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ قانون بجائے ہمارا ساتھ دینے کے ظالم کا ساتھ دیتا ہے۔ مظلوم احمدی اسیران کی ضمانت بھی اس وجہ سے نہیں لی جاتی کہ عدالتیں مولوی کے سامنے بے بس ہیں۔ عدالت کے باہر کھڑا مولوی عدالت کو پیغام بھیج دیتا ہے کہ اگر ضمانت دی تو پھر تم اپنا حال دیکھ لینا اور پھر اکثر جج خوف سے اگلی تاریخیں دے دیتے ہیں اور فیصلہ نہیں کرتے۔ پس نہ قانون نافذ کرنے والے ادارے ہمارا ساتھ دینے کو تیار ہیں نہ قانون انصاف کرنے کو تیار ہے۔ ملک میں فساد کرنا ہماری تعلیم نہیں ہے۔ پس ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے در کو پکڑیں اور دعاؤں کی انتہا کر دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کہ کسی اور عدالت میں اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔ گالیاں سن کے بھی ہم نے ہمدردی ہی کرنی ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ براہ راست تکلیف کے دور سے گزر رہا ہے یا نہیں گزر رہا صبر اور دعا کے دامن کو پکڑنا ہے اور یہی ایمان کی نشانی ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آپ کے ساتھ چلنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ ایک مؤمن کے تقویٰ کا معیار بہت بلند ہوتا ہے اور دشمنوں کی طرف سے تکلیفوں کے باوجود وہ ہر قسم کے شر کا مقابلہ کرتے ہیں اور پرواہ نہیں کرتے دشمنوں کی تکلیفوں کی دوسروں کی طرف سے دکھوں کے باوجود وہ ان کی غلطیاں بخشنے کے لئے تیار ہوتے ہیں فساد نہیں پھیلاتے بلکہ امن کے سفیر ہی بنے رہتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ یقیناً یاد رکھو کہ مؤمن متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا مؤمن جس قدر متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ

کسی کی نسبت سزا اور ایذاء کو پسند نہیں کرتا تقویٰ بڑھتا ہے تو ہمدردی بڑھتی چلی جاتی ہے دشمن کو بھی سزا کو اور تکلیف کو پسند نہیں کرتا۔ فرمایا کہ مسلمان کبھی کینہ ور نہیں ہوسکتا حقیقی مسلمان جو ہے وہ کینہ ور نہیں ہوسکتا ہاں دوسری قومیں ایسی کینہ پرور ہوتی ہیں کہ ان کے دل سے دوسرے کی بات کینے کی کبھی نہیں جاتی اور بدلہ لینے کے لئے ہمیشہ کوشش میں لگے رہتے ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے کوئی دکھ اور تکلیف جو وہ پہنچا سکتے تھے انہوں نے پہنچایا لیکن پھر بھی ان کی ہزاروں خطائیں بخشنے کو ہم اب بھی تیار ہیں۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلاتمیز مذہب وقوم ہر ایک سے نیکی کرو۔

حضور انور نے فرمایا: اگر ہماری باتوں میں دوسروں کی طرح عقل سے ہٹ کر صرف جوش ہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے ہمارے عمل اگر اسلامی تعلیم کے مطابق نہیں تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ ہمارے قول و فعل میں اگر اللہ تعالیٰ کے نور کا اظہار نہیں تو ہمیں اپنے تقویٰ کی فکر کرنی چاہئے۔ نامساعد حالات میں اگر ہم زمانے کے امام کی بتائی ہوئی نصائح اور ہدایات پر عمل نہیں کر رہے تو ہم اس نور سے دور چلے جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اطاعت کی وجہ سے ہمیں ملنا ہے۔ پس ہمیں پہلے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اگر ہمارے تقویٰ کے معیار اتنے بلند ہو چکے ہیں کہ جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا نور نظر آئے اور ہماری دعائیں گدازش کی ان حدود کو چھو رہی ہیں جو ایک صحیح دعا کرنے والے کے لئے چاہئے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو پھر ہمیں اس بات پہ یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت قریب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہمارے لئے ملک بھی بنائے گا اور ہمارے لئے زمینیں بھی ہموار کرے گا۔ انشاء اللہ۔ اور اگر اس سے ہٹ کر ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں یا چاہیں گے تو کچھ نہیں ملے گا۔ ہمارے سامنے ان تنظیموں کی مثالیں ہیں جو اسلام کے نام پر اور بے شمار وسائل کے ساتھ ملینز بلینز ڈالرز اور پاؤنڈ خرچ کر کے حکومت قائم کرنا چاہتی ہیں اسلامی حکومتیں لیکن سوائے فساد ظلم بربریت کے انہیں کچھ نہیں ملا۔ عارضی قبضے بھی ہوئے تو بھی ہاتھ سے نکل گئے۔ اسلام کو بدنام کرنے والے تو یہ کہلاتے ہیں دنیا میں اسلام کو بدنام کر رہے ہیں اسلام کی خدمت کرنے والے ان کو کوئی نہیں کہتا۔ اسلام کی خدمت اور اسلام کی اشاعت اب مقدر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے اور آپ کی جماعت کے ذریعہ سے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادے کے نقش قدم پر چلیں ورنہ دنیاوی لحاظ سے ہم جتنی کوشش کرلیں نہ ہمارے پاس طاقت ہے نہ وسائل ہیں کہ ہم کچھ حاصل کریں لیکن اگر ہم تقویٰ پیدا کرلیں گے اگر ہم اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرلیں گے اگر ہم اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچانے والے ہوں گے تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے حوالے سے فرمایا ہے کہ ہمیں وہ نور اور طاقتیں عطا ہوں گی جس کا کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی مقابلہ نہیں کرسکتی اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے کہ **ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم** کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے تو کیا اللہ تعالیٰ غلط کہتا ہے؟ ایک طرف تو وہ متقی کو معزز کہے اور دوسری طرف دنیا والوں کے سامنے انہیں ذلیل کر کے چھوڑ دے۔ یقیناً نہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ انبیاء اور ان کی جماعتوں کو دنیا داروں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خود بیان فرمایا ہے مگر کیا ہر موقع پر دشمن خود خائب و خاسر نہیں ہوا کیا ہر ایک جو جماعت کی ترقی میں روک ڈالنے کے لئے کھڑا ہوا یا ہر روک جو جماعت کی ترقی میں ڈالی گئی اس سے جماعت مزید پھیلی اور پھولی نہیں؟ اندرونی حربے بھی مخالفین نے آزمائے بیرونی حملے بھی لیکن جماعت ترقی کی شاہراہوں پر قدم مارتے ہوئے آج دوسو نوممالک میں نفوذ کر چکی ہے۔ اگر ایک جگہ سے دباتے ہیں تو دس دوسری جگہوں میں پہلے سے بڑھ کر پھیلنے کا اللہ تعالیٰ سامان اور موقع عطا فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ میں ایک عام شخص کو جو تقویٰ میں بڑھا ہوا ہے بغیر عزت دینے کے نہیں چھوڑتا تو کیا جس شخص کو خود خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اور گذشتہ سوا سو سال سے ہم جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات دیکھ رہے ہیں آج اللہ تعالیٰ اس کی جماعت کو باقی وعدے پورے کئے بغیر چھوڑ دے گا بغیر عزت کے چھوڑ دے گا کبھی یہ نہیں ہوسکتا لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سب کچھ ثبات قدم اور مستقل مزاجی سے ملے گا یہ شرط ہے اگر ہم مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑے رہیں گے تو دشمن کی خاک اڑتے بھی ہم انشاء اللہ دیکھیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی یعنی خوش مزاجی بھی اور غصہ بھی محض خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائے، ذاتی اغراض کے لئے کسی پہ غصہ نہ ہو نہ کسی دنیاوی چیز کو دیکھ کر خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو چیزیں تو پھر فرمایا اور ہر ایک تلخی اور

مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کے منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک برگزیدہ قوم ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو کمزور ہیں وہ اپنے جائزے لیں جو اپنے آپ کو بہتر سمجھتے ہیں وہ بھی نیکیوں میں بڑھنے کے مزید راستے تلاش کریں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ بہتر کون ہے اور کہاں تک ہم نے جو ہمارے مقاصد ہیں ہم نے حاصل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک جگہ ٹھہرا ہوا نہیں دیکھنا چاہتا یہ خیال نہیں کسی کو ہونا چاہئے کہ میں اب بہتر ہو گیا اور نیکیوں میں بڑھ رہا ہوں یا نیکیوں کو حاصل کر لیا ہے ہمیں اپنے معیاروں کو اونچا کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں ایک جگہ کہ

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

پس اس صدق کے قدم پر ہمیں چلنے کی ضرورت ہے تا کہ ان فتوحات کے نظارے ہم کر سکیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے مقدر کی ہوئی ہیں۔ یہ ابتلاء کا دور یقیناً ختم ہونے والا دور ہے لیکن اس میں تیزی پیدا کرنے کے لئے ہمیں اپنے تقویٰ کے معیاروں کو بڑھانے اور بڑھاتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں یہ جماعت اس لئے قائم فرمائی ہے کہ اسلام کا دنیا میں بول بالا ہو اور اسلام دنیا میں پھیلے اور سب دینوں پر اسلام کو غلبہ حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اس جماعت نے بڑھنا ہے پھلنا ہے اور پھولنا ہے اور کوئی دنیاوی طاقت اسے ختم نہیں کر سکتی۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس درخت کی پھلنے پھولنے والی شاخ بن جائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اپنی جماعت سے جو توقعات ہیں ان پہ ہم پورا اترنے والے ہوں تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں اور صبر اور دعا کے ساتھ دشمن کے ہر حملے کو ناکام و نامراد کرتے چلے جانے والے ہوں۔

حضور انور نے نمازوں کے بعد مکرم ملک خالد جاوید صاحب دوالمیال ضلع چکوال کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 23 December 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB